یسوع کیوں مر گیا؟

مَیں اِس میں نیا ہوں۔

آپ میں سے کتنے دوست یا رشتے دار ہیں جو اپنی گردنوں میں گیلوٹین(گلا کاٹنے کی مشین) کا نمونہ پہنتے ہیں؟ یا شاید کوئی الیکٹرک کرسی ؟ یہ مضحکہ خیز لگتا ہے۔ ہے نا۔ لیکن مغربی دُنیا میں کتنی بار ہم اِن لوگوں کے پاس آتے ہیں جن کے گلے میں صلیب ہوتا ہے؟

ہم لوگوں کی گردنوں پر صلیب دیکھنے کے عادی نہیں اور نہ ہی اس کے بارے میں سوچتے ہیں۔ لیکن صلیب اتنی ہی پھانسی کی ایک شکل تھی جتنا کہ گیلوٹین یا الیکٹرک کرسی۔

لوگ صلیب کیون پہنتے ہیں؟

صلیب ہمیشہ کے لئے پھانسی کا ایک ظلمانہ راستہ تھا۔یہاں تک کہ رومی اُن کے انسانی

حقوق کونہ جانتے تھے پھر بھی اُنہوں نے مصلوبیت کو غیرانسانی سمجھتے ہوئے337 اے ڈی میں ختم کردیا تھا۔ صلیب کو ہمیشہ ہی سے مسیحی عقیدے کی علامت سمجھا جاتا رھا ہے اور انجیلوں کا ایک بہت بڑا تناسب یسوع کی موت کے بارے میں ہے۔ عہد نامہ کے باقی حصے میں سے زیادہ اِس وضاحت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کہ صلیب پر کیا واقع ہوا؟ جب پولس کرنتھس گیا تو اِس نے کہا۔

" کیونکہ مَیں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ تمہارے درمیان یسوع مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانوں گا"۔ (1 ۔ کرنتھوں 2:2)

جب ہم ونسٹن چرچل، رونالڈ ریگن، مہاتما گاندھی یا مارٹن لوتھر کنگ کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہم خیال کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنی زندگی میں کیا کِیا؟ اُنہوں نے ایسا کیا کرتے ہوئے معاشرے کو متاثر کیا۔ جب ہم نیا عہد نامہ پڑھتے ہیں تو ہم یسوع مسیح کے بارے میں اُنکی زندگی سے زیادہ اُنکی موت کے بارے سیکھتے ہیں۔ یسوع نے کسی بھی دوسرے شخص سے زیادہ عالمی تاریخ کا چہرہ بدل دیا اور اپنی زندگی کی بجائے اپنی موت کے تعلق سے زیادہ یاد کیا جاتا ہے۔ان کی موت اور شہزادی ڈیانا کی موت یا شہدا میں سے ایک یا جنگی ہیرو کے درمیان کیا فرق ہے؟ وہ کیوں مر گیا؟ اِس کیا حاصل کیا؟

بائبل کا کیا مطلب ہے جب نیا عہدنامہ یہ کہتا ہے کہ یسوع ہمارے گناہوں کے سبب مر گیا؟ یہ کچھ سوالات ہیں جن کا ہم آج اپنے سیشن میں جواب دینا چاہتے ہیں۔

مسئلہ

جب مَیں چھوٹا تھا، مَیں انفرادی لوگوں سے ذاتی بنیاد پر اِن سے خدا کے ساتھ اُنکے تعلقات کے بارے میں بہت باتیں کرتا تھا اور موقع کی اُمید میں اِن کو بیاتا کہ یسوع نے آپ کے لئے کیا کِیا ہے۔اکژ وہ مُجھ سے کہتے ہوں گے کہ اِنہیں مسیح کی ضرورت نہیں ہے کہ اِن کی پوری زندگی، مکمل اور خوش تھیں۔ وہ کہتے ہیں " مَیں اچھی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہوں اور میرے پاس یہ سوچنے کی وجہ ہے کہ جب مَیں مر جاوں گا تو شاید ٹھیک ہوں کیونکہ مَیں نے اچھی زندگی گزاری ہے"۔

وہ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اِن کو نجات دہندہ کی ضرورت نہیں ہے۔اِن کے پاس سوچ کی کمی ہے کہ نجات کے لئےاِن کے پاس کچھ نہ کچھ ہے۔نجات دہندہ کے لئے کوئی تعریف اور محبت نہیں ہے کیونکہ وہ ایک مقدس خدا کے سامنے اپنے ذاتی جرم اور سرکشی کے قائل نہیں ہیں۔ پھر بھی ہم سب کو ایک مسئلہ درپیش ہے۔

" کیونکہ سب نے گناہ کِیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔" (رومیوں 3:23)

مَیں آپکے بارے میں نہیں جانتا لیکن مجھے یہ کہنا بہت مشکل ہے۔ " مَیں غلط تھا"۔ براہ کرم میری معزرت قبول کریں۔ مَیں دوسروں پر الزام لگانے میں جلدی کرتا ہوں اور یہ قبول کرنے میں سست ہو جاتا ہوں کہ میں غط ہوں۔ میری اہلیہ جانتی ہے کہ جب میں چھوٹا تھا تو کئی سالوں سے ایک تجارتی ماہی گیری حثییت سے سمندر میں رہنے کی وجہ سے مجھے گہری سمت حاصل تھی۔ کوئی سورج کے راستے تشریف لے جانا سیکھتا ہے لیکن ہر بار مَیں الجھتا ہوں کہ پتہ ہو کہ مَیں شمال کی طرف جا رہا ہوں۔ جب مَیں نے سوچا کہ مَیں مغرب میں جا رہا ہوں۔ لیکن یہ اعتراف کرنا میرے لئے اتنا مشکل ہے کہ میں نے اِسے غلط سمجھا۔ کیا کسی کو یہ کہنا مشکل ہے کہ آپ غلط ہیں؟۔

اگر ہم ایماندار ہیں تو ہم سب کو اعتراف کرنا ہوگا کہ ہم ایسی باتیں کرتے ہیں۔ جن کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ وہ غلط ہیں۔ بہت سے لوگ اِس حقیقت کو قبول نہیں کر سکتے ہیں۔ کہ اِن پر الزام عائد ہو سکتا ہے یا جزوی طور پر الزام بھی عائد کِیا جا سکتا ہے۔ جب لوگ کار حادثے کے لئے اپنے حادثے کے دعوے کے فارم کو پُر کرتے ہیں تو

یہ غیر معمولی واقعہ ہماری توجہ کے لئے سختی کے ساتھ لایا جاتا۔ یہ لوگوں کی ذمہ داری کی معمولی سی حد تک بھی قبول کرنے سے قاصر ہونے کی بہتر مثال ہے۔

مندرجہ ذیل شو کے طور پر کچھ ڈرائیور دوسروں کو ان کی اپنی غلطیوں کا ذمہ دار قرار دینے پر اصرار کرتے ہیں۔ یہاں جیت کے بغیر، فیس کی کچھ اور مثالیں ہیں۔

" مَیں کسی بھی گاڑی کو مورد الزام ٹھہرانے کے لئے غور نہیں کرتا ہوں۔ لیکن اگر دونوں میں سے کوئی ایک بھی الزام لگائے تو یہ دوسری گاڑی تھی"۔

" ٹیلی گراف کھمبا تیزی سے قریب آ رہا تھا۔ مَیں اِس کے راستے سے ہٹ جانے کی کوشش کر رہا تھا جب اُس نے میرے سامنے والے حصے کو مارا"۔

" لڑکا سڑک کے تمام راستے مَیں تھا۔ مجھے مارنے سے پہلے مجھے متعدد بار پھرنا پڑا"۔

" ایک پوشیدہ کار کہیں سے نکلی میری گاڑی سے ٹکرا گئی اور غائب ہوگئی"۔

" مَیں دوسرے راستے سے آنے والے اسٹیشنری ٹرک سے ٹکڑا گیا"۔

" گھر آتے ہوئے میں غلط گھر مَیں چلا گیااور ایک درخت سے ٹکرا گیا۔ جس کو مَیں نہیں ملا تھا"۔

" مَیں 40 سال سے گاڑی چلا رہا تھا۔ جب مَیں پہیے پر سو گیا تھا تو ایک حادثہ ہو گیا"۔

جہاں تک کسی نے بھی اپنے حادثے کی شکل کے بارے میں مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔ یہ بحث و مباحثہ ہے کہ آیا بیت الخلا، میکینک یا انگریزی اساتذہ ہی اس کا بہترین حل ہوگا۔

مَیں آپکو فیصلہ کرنے کو کہوں گا۔

" مَیں عقوبت کی تکلیف کے ساتھ ڈاکٹر کے راستے پر جا رہا تھا جب میرے آفاقی مشترکہ راستے سے مجھے حادثہ پیش آیا"۔

لوگوں کو اپنی نجات دہندہ کی ضرورت کو سمجھنے کے لئے ہمیں واپس جانا ہوگا اور سب سے اہم مسئلے کو دیکھنا ہوگا جو اس مطالعے کو پڑھنے والے ہر فرد کا سامنا کرتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم سب نے گناہ کِیا ہے۔ اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ جب وہ اپنی زندگی کے اختتام پر پُہنچا تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ کیونکہ اِس نے پھٹنے سے پہلے ہی دو افراد کو ہوائی جہاز کے حادثے سے باہر

نکلنے میں مدد کی تھی۔ اور اِس نے اِن کی جان بچائی تھی۔ جب مَیں نے اُس سے پوچھا کہ وہ اپنے گناہ کے بارے میں کیا کرنے جا رہا ہو۔ تو اُس نے بتایا کہ اِس نے کبھی گناہ نہیں کیا۔ اسے یہ سوچ کر دھوکا دیا گیا کہ اِس کا اخلاقی موقف بیشتر سے بہتر ہے۔ اور چونکہ اِس کی زندگی زیادہ تر سے بہتر ہے۔قیامت کے دن وہ ٹھیک ہوجائے گا۔ جب خدا تمام مردوں کو ان کے اعمال کا محاسبہ کرے گا۔زیادہ ترلوگ دوسروں کی زندگیاں دیکھ کر خود فیصلہ کرتے ہیں۔ مجھے میری وضاحت کرنے کی کوشش کرنے دیں۔ مجھے تصور کریں کہ مَیں اِس کمرے میں تھا۔ جہاں آپ یہ نوٹس پڑھ رہے ہیں اور آپ کو قریب کی دیوار کی طرف اشارہ کیا۔ اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ آپ کے قریب کی دیوار ہر ایک کے پیمانے کی نمائندگی کرتی ہے اُن لوگوں کی جو کبھی زندہ رہے ہیں؟۔

ذرا تصور کریں کہ انتہائی بدترین فرد نیچے ہیں اور دیوار سب سے اُوپر لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ آپ کس کو نیچے رکھیں گے؟ بہت سے کہیں گے، ایڈولف ہٹلر، جوزف اسٹالن، یا شاید صدام حسین، یا اِن کے مالک!ہا! آپ کس کو سب سے اُوپر رکھیں گے؟۔ شاید آپ کہیں گے، مدر تھیریسا، شہزادی ڈیانا، مارٹن لوتھر کنگ، یا بلی گرام۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ اتفاق کریں گے کہ ہم سب دیوار پرکہیں موجود ہونگے۔ کنیتھ تھامس نیچے ہوں گے اور شاید آپ اُوپر ہوجائیں گے۔

ٹھیک ہے آپ کے خیال میں معیار کیا ہے کہ ہمیں حاصل کرنا چاہیے؟۔

ہم میں سے بہت سے لوگ شاہد جواب دیں گے کہ زیادہ سے زیادہ حدیں معیار کے مطابق ہوں گی۔ کیونکہ یہاں دیکھنا انسانیت کی سب سے اچھی بات ہے۔ لیکن یہ وہی معیارنہیں ہے جو بائبل کا کہنا ہے۔ بائبل میں جو حوالہ ہم نے ابھی ابھی اِن رپورٹس میں دیکھا ہےکہ معیار خدا کا جلال ہے جو یسوع مسیح ہے۔پیمائش اِس کمرے کی چھت نہیں بلکہ آسمان ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی خدا کی رستبازی کی یعنی یسوع مسیح کے معیار پر پورا نہیں اُترا ہے۔ہم سب ہدف سے کم ہو چکے ہیں اور یہی گناہ کا مطلب ہے۔
انگریزی میں گناہ کا ترجمہ کیا گیا یونانی لفظ ہرمتیہ ہے۔ یہ لفظ تیراندزی سے لیا گیا ہے۔ اگر آپ اپنے تیر کے ذریعے نشانے کی بلسی کو نہیں مار سکتے ہیں۔ توآپ کو کمال حاصل ہوگا۔ میرے خیال میں ہم میں سے ہر ایک کا نشانہ کم ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی اچھا نہیں ہے۔ اگر ہم خود کا مقابلہ مسلح ڈاکوؤں یا بچوں سے بدتمیزی کرنے والے یا یہاں تک کہ اپنے ہمسایہ ممالک سے کرتے ہیں تو ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ہم بہت اچھے ہوئے ہیں۔ لیکن جب ہم خود کو یسوع مسیح سے موازنہ کرتے ہیں تو ہم دیکتے ہیں کہ ہم کس قدر پڑتے ہیں۔

سومرسیٹ موثم نے ایک بار کہا تھا۔ " اگر مَیں نے ہر سوچ کو جو میں نے سوچا تھا اور جو کام میں نے کیا ہے اسے لکھ دیتا، تو مرد مجھے بدنامی کا عفریت کہیں گے"۔ گناہ کا نچوڑ خدا کے خلاف بغاوت ہے۔ (پیدائش 3)

اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ہم اِس سے کٹ گئے ہیں۔ مصرف بیٹا (لوقا 15) کی طرح ہم اپنے آپ کو باپ کے گھر سے دور اپنی زندگیوں میں گندگی میں پاتے ہیں۔ کچھ کہتے! اگر ہم سب ایک ہی کشتی میں ہیں تو کیا اِس سے کوئی فرق پڑتا ہے؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ ہاں یہ ہماری زندگی میں گناہ کے نتائج کی وجہ سے فرق پڑتا ہے جس کا خلاصہ چار عنوانات میں ہے۔ گناہ کی آلودگی، گناہ کی طاقت، گناہ کی سزہ اور گناہ کی تقسیم کے تحت کیا جاسکتا ہے۔

گناہ کی آلودگی

" پھراُس نے کہا جو آدمی میں سے نکلتا ہے وہی اُس کو ناپاک کرتا ہے۔کیونکہ اندر سے یعنی آدمی کے دل سے بُرے خیال نکلتے ہیں۔ حرام کاریاں، چوریاں، خون ریزیاں، زناکاریاں، لالچ، بدیاں۔ مکر، شہوت پرستی، بدنظری، بدگوئی، شخی، بیوقوفی۔ یہ سب بُری باتیں اندر سے نکل کر آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ (مرقس23-20 :7)

آپ کہہ سکتے ہیں، " میں اِن میں سے زیادہ تریہ کام نہیں کرتا ہوں"۔ لیکن اِن میں سے ایک تنہا ہماری زندگی کو گندگی میں مبتلا کرنے کےلئے کافی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہم چاہتے ہوں کہ دس احکامات ایک امتحان کے پرچے کی طرح ہوتے جس میں ہمیں اِن میں سے صرف کسی بھی تین کی کوشش کرنی ہوتی ہے۔ لیکن نیاعہدنامہ یہ کہتا ہے کہ اگر ہم قانون کے کسی بھی حصے کو توڑدیتے ہیں تو ہم اِس کے تمام کو توڑنے کے مجرم ہیں۔ (یعقوب 2:10)

ایک گناہ آپ کی زندگی کو آلودہ کرنےاور آپ کو جنت کے کمال سے دور کرنے کے لئے کافی ہے۔ مثال کے طور پر مناسب صاف ڈرائیونگ کا ریکارڈ رکھنا ممکن نہیں ہے۔ ایک ڈرائیونگ جرم اسے صاف ستھرا ریکارڈ ہونے سے روکتا ہے۔ یا جب کوئی پولیس افسر آپکو تیز رفتاری کے لئے روکتا ہے تو آپ اسے یہ نہیں بتاتے ہیں کہ آپ نے زمین کے دیگر قوانین کو توڑا نہیں ہے۔ اور توقع کرتے ہیں کہ آپ وہاں سے چلے جائیں گے۔ ایک ٹریفک کی خلاف ورزی کا مطلب ہے کہ آپ نے قانون توڑ دیا ہےتو ایسا یہ ہمارے ساتھ ہے۔ ایک جرم ہماری زندگی کو ناپاک بنا دیتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ کو قاتل بننے کے لئے کتنے قتل کرنا پڑتے ہیں؟

یقینا صرف ایک۔ جھوٹا ہونے سے پہلے ایک شخص کتنے جھوٹ بول سکتا ہے؟۔ ایک انسان گناہ گار بننے سے پہلے کتنے گناہ کرتا ہے؟۔ ایک بار پھر صرف ایک ہی جواب ہے۔ ایک جرم ہماری زندگی کو ناپاک بنا دیتا ہے۔

گناہ کی طاقت

یسوع نے جواب دیا، " مَیں آپ کو سچ کہتا ہوں، ہر ایک جو گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا غلام ہے"۔ (یوحنا 8:34)

جن چیزوں سے ہم غلط کرتے ہیں اِن میں اایک نشہ آور طاقت ہے۔ جب مَیں منشیات کا نشانہ تھا کئی بار مجھے اتنا اندازہ ہوتا کہ وہ میری زندگی کوکس طرح تباہ کر رہے ہیں۔ لیکن اِن کا مجھ پر قبضہ تھا۔ مَیں نے انہیں پھینک دینے کے لئے دو یا تین بار کوشش کی۔ لیکن ہمیشہ واپس چلا گیا اور زیادہ خریداری کی۔ لوگ آپ کو بتائیں گے کہ چرس میں نشہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ لیکن مجھے ایسا نہیں ملا۔ مَیں اِس وقت تک آزاد نہیں ہوسکتا تھاجب تک کہ مَیں نے اپنی زندگی مسیح کو نہ دے دی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ شرابی ہو یا بُرامزاج، حسد، تکبر، فخر، خود غرضی، بہتان یا جنسی بے حیائی کا عادی ہونا۔ ہم خیالات یا طرزعمل کے نمونوں کا عادی بن سکتے ہیں۔ جو خود ہی ہم نہیں توڑ سکتےہیں۔ یہ وہ غلامی ہے جس کے بارے میں یسوع مسیح بات کرتے ہیں۔ جو کام ہم کرتے ہیں تو اِن میں گناہوں کو خود شامل کرلیتے ہیں اور اِن کا ہم پر ایک اقتدار ہو جاتا ہے جو ہمیں اِن کا غلام بنا دیتا ہے۔

بشپ جے سی رائل، جو لیور پول کے سابق بشپ تھے نے ایک بار لکھا تھا۔

ہر ایک گناہ میں ناخوش قیدیوں کا ہجوم ہے۔ اِن کی زنجیروں میں ہاتھ پاوں بندھے ہوئے ہیں۔ بدبخت قیدی کبھی کبھی فخر کرتے ہیں کہ وہ آزاد ہیں۔ اِس طرح کی کوئی غلامی نہیں ہے۔ گناہ واقع تمام ٹاسک ماسڑوں میں سب سے مشکل ہے۔ راہ میں پریشانی اور مایوسی، آخر کار مایوسی اور جہنم یہی واحد اُجرت ہے جو گناہ اپنے بندوں کو ادا کرتی ہے۔

گناہ کی سزا

" گناہ کی مزدوری موت ہے"۔ (رومیوں 6:23)

خبروں میں سے ایک چیز جو اکثر مجھے دُعا کی طرف راغب کرتی ہے۔ جب میں نے ایسی ماں کے بارے میں سنا ہے جو جان بوجھ کر اپنے بچوں کو مار ڈالتی ہے یا اُن کے ساتھ بدسلوکی کرتی ہے۔ تو میں انصاف چاہتا ہوں۔ جب میں ٹریفک جام میں ہوتا ہوں اور کاریں سڑک کے کنارےاُڑ رہی ہوتی ہیں جہاں صرف پولیس اور ایمرجنسی گاڑیوں کو ہی جانا پڑھتا ہے تو میں ناراض ہو جاتا ہوں اور سسٹم کو دھوکہ دینے والوں کی لپیٹ میں پڑنے کے لئے انتظار کرتا ہوں۔ لیکن جب مَیں کام کرنے میں دیر کرتا ہوں اور مَیں بروقت عملے کے اجلاس میں پہچنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہوں تو یہ الگ بات ہے۔ میں انصاف نہیں چاہتا۔ میں رحم اور کرم کی خواہش کرتا ہوں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ پولیس والا مجھے چھوڑ دے۔ مجھے لگتا ہے کہ مَیں ایک منافق ہوں۔ ہم یہ محسوس کرنے میں حق بجانب ہیں کہ گناہوں کی سزا ملنی چاہیے۔ قوانین ہماری زندگی کو صیحیح طریقے سے زندگی گزارنے کے لئے رہنمائی کرنے کے لئے موجود ہیں۔ گناہ کرنے والے کو گناہ کی سزا ملنی چاہیے۔ ہمارا گناہ اُجرت حاصل کرے گا جس طرح ہم ہفتہ وار تنخواہ کے مستحق ہیں۔ ہمارا آجر ہمارے کاموں کے زریعے ہمارا حق ادا کرے گا۔اسی طرح خدا اپنے انصاف کے مطابق وہ گناہ کی زندگیوں کے ساتھ ہمیں ادا کرے گا اور ہم ہمیشہ کے لئے خدا سے جدا ہوجائیں گے۔ ایسی ریاست کو بائبل جہنم کہتی ہے۔ جہاں گناہ کی مزدوری موت ہے۔ جوخدا سے ہمیشہ کے لئے جدا ہونا ہے۔

گناہ کی تقسیم

" دیکھو خدا کا ہاتھ چھوٹا نہیں ہوگیا کہ بچا نہ سکے اور اُس کا کان بھاری نہیں کہ سن نہ سکے۔ بلکہ تمہاری بدکرداری نے تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان جدائی کردی ہے اور تمہارے گناہوں نے اُسے تم سے روپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سنتا۔

یسعیاہ 59: 1-3)

جب پولس رسول یہ کہتا ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے تو وہ موت صرف جسمانی ہی نہیں ہے۔ یسعیاہ نبی کہتے ہیں کہ گناہ ہمیں خدا سے جدا کردیتا ہے۔ یہ ایک روحانی موت ہے۔ جس کا نتیجہ خدا کی طرف سے ابدی تنہائی کا ہے۔ خدا سے کٹ جانا ایک ایسی چیزہے جس کا تجربہ ہم اپنی اِس زندگی میں کرتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک نے اپنے گناہ کے نتیجے میں خدا سے دوری محسوس کی ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہوگی جب ہم موت سے حقیقی زندگی میں داخل ہو جائیں گے جو اِس دنیا سے ماورا ہے۔ ہم جو غلط کام کرتے ہیں وہی اِس رکاوٹ کا سبب بنتا ہے۔

حل

ہم سب کو نجات دہندہ کی ضرورت ہے کہ وہ ہماری زندگیوں کو گناہ سے نجات دلائے۔ انگلستان میں لارڈ چانسلر، کلاشفرن کے لارڈ میکے نے لکھا۔

" ہمارے عقیدہ کا مرکزی موضوع ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ذریعہ اپنے گناہوں کے لئے صلیب پر اپنے آپ کی قربانی ہے۔ہماری اپنی ضرورت کی جتنی گہرائی سے ہماری جان ہوگی اتنا ہی خداوند یسوع کےلئے ہماری محبت ہوگی اور اس وجہ سے ہماری اتنی ہی مضبوط اس کی خدمت کرنے کی خواہش بھی۔

مسیحیت کی خوشخبری یہ ہے کہ خدا نے اس صورتحال کو دیکھا ہے جس میں ہم میں سے ہر ایک موجود ہے اور اس مسئلے کو حل کرنے کےلئے اقدامات کیے ہیں۔ اس کا حل ہم سب کا متبادل ہونا تھا۔ خدا یسوع مسیح انسان میں ہو کر ہماری جگہ لینے آیا۔ جس کو بہت سی کتابوں کے مصنف جان اسٹاٹ خداکا خود متبادل کہتے ہیں۔

پطرس رسول نے اس طرح وضاحت کی ہے۔

"وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راست بازی کے اعتبار سے جیں اور اُسی کے مار کھانے سے تم نے شفاپائی"۔ (1- پطرس 2:24)

خدا کا خود متبادل

خود متبادل کا کیا مطلب ہے؟

ارنسٹ گورڈن نے اپنی کتاب مرائیکل آن دا ریور کوائی میں دوسری جنگِ عظیم کے دوران برما ریلوے پر کام کرنے والے قیدیوں کے جنگ کے ایک گروپ کی سچی کہانی سنائی ہے۔ ہر دن کے اختتام پراوزار پارٹی سے جمع کیے گئے تھے۔ ایک موقع پرایک جاپانی گارڈ نے چیخ چیخ کر کہا کہ ایک بیلچہ غائب ہے اور اس نے جاننے کی مانگ کی کہ کون سا آدمی لے گیا ہے۔ اس نے بدمعاشی کی اور بھٹکنا شروع کردیا۔ خود کو ایک بےوقوف رنجش کا شکار بنا دیا اور جو بھی قصوروار ہے اُسےآگے بڑھنے کا حکم دیا۔ کوئی منتقل نہیں ہوا۔ سب مرتے ہیں، سب مرتے ہیں، اِس نے قیدیوں کو مارتے ہوئے اپنی رائفل کا نشانہ بنایا۔ اسی وقت ایک شخص اگے بڑھا اورگارڈ نے اُسے اپنی بندوق سے مار ڈالا جب وہ خاموشی سے توجہ کے لئے کھڑا رہا۔ جب وہ کیمپ میں

واپس آئے تو ٹولز کی دوبارہ گنتی کی گئی اور کوئی بیلچہ غائب نہیں تھا۔ وہ ایک شخص دوسرے کو بچانے کے متبادل کے طور پر آگے بڑھا تھا۔

صلیب کی اذیت۔

یسوع ہمارا متبادل تھا۔ وہ ہماری خاطرمرا۔ سیسرو نے مصلوبیت کو انتہائی اذیت ناک اور اذیت آمیز تشدد قرار دیا۔ یسوع کو چھین لیا گیا اور ایک کوڑے کی چوکی سے باندھ دیا گیا۔ اس کو تیز دھار ہڈی اور سیسہ کے ساتھ چار یا پانچ چمڑے کے باہم بنے ہوئے کوڑے مارے گئے تھے۔ تیسری صدی کے چرچ کے مورخ یوسیبیس نے رومن کو کوڑے مارتے ہوئے ان الفاظ میں بیان کیا۔ مبتلا رگیں ننگے پڑے ہوئے تھے۔ متاثرہ پٹھے سینوز اور آنتیں نمائش بنی ہوئی تھی۔ اِس کے بعد اسے قلعہ کے اندر رومن صحن میں پرٹوریم لے جایا گیا۔ جہاں کانٹوں کا ایک تاج اِس کے سر پر ڈالا گیا تھا۔ اُسے چھ سو آدمیوں کی بٹالین نے طنز کیا اوراِس کے چہرے اور سر پر مارا۔ اِس کے بعد جب تک وہ منہدم نہ ہوا تب تک اُسے اپنے خون بہنے والے کندھوں پر ایک بھاری صلیب اُٹھانے پر مجبور کیا گیا۔پھرشمعون کرینی کو اُسکی صلیب اُٹھانے پر مجبور کیا گیا۔جب وہ مصلوب کرنے کی جگہ پر پہنچے تو اُسے دوبارہ ننگا کیا گیا۔ صلیب پر لیٹا دیا گیا۔ اور چھ انچ کے کیل کو اِس کی پیشانی میں کھیچح دئے گئے جو کلائی کے بلکل اوپر تھے۔ اس کے گھٹنوں کے ساتھ ساتھ مڑے ہوے ٹخیاں بٹیہ اور اچیلس کے درمیان کیل لگائے۔ اُسے صلیب کی زد میں اُسے شدد گرمی اور ناقابلِ برداشت پیاس میں لٹکا دیا گیا۔ وہ وہاں چھ گھنٹے تک ناقابلِ تصور درد میں پھنس گیا جبکہ اس کی زندگی آہستہ آہستہ دور ہورہی تھی۔ بدترین حصہ جسمانی صدمے کا نہیں تھا۔ نہ ہی دنیا کی طرف سے رد ہونے اور اُس کے دوستوں کے ذریعہ ویران ہونے کی جذباتی تکلیف تھی۔ لیکن باپ سے جدا ہونے کی روحانی ازیت ہمارے لئے ہی تھی۔ جیسا کہ اِس نے ہمارے گناہوں کو اُٹھایا تھایسوع نے صلیب پر تمام کام مکمل کرکے آپ کے گناہوں کی تمام قیمت ادا کر دی ہے۔ خدا اب اُنکو معاف کرتا ہے جو اُسے قبول کرتے ہیں۔ خداوند ہمیں دکھاتا ہے کہ ایک مکمل معافی تکلیف سے دور نہیں ہے۔ مسیح نے سب کچھ اپنے اُوپر لے لیا جسکے ہم مستحق تھے۔ وہ ہمارے لئے متبادل کے طور پر مر گیا۔ اُس نے خدا کی محبت ہم پر ظاہر کی۔

" کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا نخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔ (یوحنا 3:16)

نتیجہ

کلام ہمیں چار نقشوں کی وضاحت کرنے کے لئے بتاتا ہے کہ یسوع نے ہمارے لئے صیب پر کیا کِیا ہے۔

" مگراب شریعت کے بغیرخدا کی ایک راست بازی ظاہر ہوئی ہے جس کی گواہی شریعت اور نبیوں سے ہوئی ہے۔ یعنی خدا کی وہ راست بازی جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ کچھ فرق نہیں۔ اِس لئے کہ سب نے گناہ کِیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔مگر اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اُسے خدا نے اُس کے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جوایمان لانے سے فائدہ مند ہو تاکہ جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے اور جن سے خدا نے تحمل کر کے طرح دی تھی اُن کے بارے میں وہ اپنی راست بازی ظاہر کرے۔ بلکہ اِسی وقت اُس کی راست بازی ظاہر ہو تاکہ وہ خود بھی عادل رہے اور یسوع پرایمان لائے اُس کو بھی راست باز ٹھہرانے والا ہو"۔ (رومیوں 3:21-26)

پہلی تصویر ہیکل کی ہے۔

" خدا نے اپنے خون میں ایمان کے زریعہ اُسے کفارہ کی قربانی کے طور پر پیش کیا"۔

(رومیوں 3:25)

عہدنامہ قدیم میں بہت ہی خاص قوانین مرتب کیے گئے تھے کہ کس طرح گناہ سے نمٹنے کے لئے وھاں قربانیوں کا ایک پورا نظام تھا۔ جس میں گناہ کی سنگینی اور اس سے پاک ہونے کی ضرورت ک مظاہرہ کیا گیا تھا۔ ایک عام سی صورت میں گنہگار جانورلے جاتا تھا۔ جانور جہاں تک ممکن ہو بے عیب ہوتا۔ گنہگار جانور پر ہاتھ رکھتا اور اس پر اپنے گناہوں کا اقرار کرتا۔ اِس طرح گناہ گنہگار سے جانور تک پہنچتے دیکھا گیا۔ جو اس کے بعد قربان کیے جائیں گے۔ یہ قربانی ہمارے لئے ایک تصویر تھی کہ گناہ کا مطلب موت ہے۔ اور اِس کا واحد راستہ متبادل کی موت تھا۔ یہ تصویراُس وقت واضح ہوگئی جب یوحنا بپتسمہ دینے والا نے گواہی دی۔

" جب اُس نے یسوع کوآتے دیکھا تو کہا۔ دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو جہان کے گناہ اُٹھا لئے جاتا۔" (یوحنا 1:29)

دوسری تصویرمارکیٹ پلیس کی ہے۔

" اور مسیح یسوع کے ذریعہ آنے والے فدیہ کے ذریعہ اِس کے فضل سے آزادانہ طور پر راستباز ہیں"۔ (رومیوں 3:24)

قرض آج کل تک محدود کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ قدیم دنیا میں بھی یہ ایک مسئلہ تھا۔ اگر کسی پر سنگین قرض تھا تو اِن کا واحد راستہ یا تو خود بیچا جانا تھا یا وہ جن پر وہ قرض میں تھے اُنہیں قرض ادا کرنے کے لئے اُسے فروخت کرنے پر مجبور کرنا تھا۔ فرض کریں کہ کوئی دوست جو مارکیٹ میں ہے اور فروخت کے لئے اُسکے پیسے پوچھے جا رہے ہیں اور ایک دوست آتا ہے اور اُس کی قیمت ادا کرکے اُسے آزاد کردیتا ہے۔ جس نے اُس کی قیمت ادا کی وہ اُسکا چھوڑانے والہ ٹھہرا۔ اسی طرح یسوع نے ہمارے گناہوں کا فدیہ دے کر ہمیں شیطان کی غلامی سے آزاد کِیا ہے۔

تیسری تصویر لا کورٹ کی ہے۔

" ہم اُس کے فضل سے آزادنہ طور پر راستباز ہیں"۔ (رومیوں 3:24)

پولس " آزادانہ طور پر جائز" کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جواز ایک قانونی اصطلاح ہے۔ اگر آپ عدالت گئے اور بری ہوگئے توآپ کو جواز پیش کرنا پڑا۔ دو افراد ایک ساتھ اسکول اور یونیورسٹی سے گزرے اور گہری دوستی پیدا کی۔ زندگی چلتی گئی اور وہ دونوں اپنے مختلف طریقوں سے چل پڑے اور رابطہ ختم ہو گیا۔ ایک جج بن گیا جبکہ دوسرے نے ظالم کو ختم کیا۔ ایک دن مجرم جج کے سامنے حاضر ہوا۔ اِس نے ایسا جرم کیا تھا جس میں اس نے جرم کو قبول کیا۔ جج نے اپنے پرانے دوست کو پہچان لیا اوراُسے ایک مخمصے کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ ایک جج تھا۔ لہزا اُسے انصاف کرنا چاہیے تھا وہ اِس آدمی کو چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ دوسری طرف وہ اِس شخص کو سزا نہیں دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ اِس سے محبت کرتا تھا۔ تو اِس نے اپنے دوست سے کہا کہ وہ اُسے جرم کی صحیح سزا دے گا۔ یہ انصاف ہے۔ پھر وہ جج کی حیثیت سے اپنے عہدے سے نیچے آگیا اور جرمانے کی رقم کے لئے چیک لکھا۔ اِس نے یہ اپنے دوست کو یہ کہتے ہوئے دیا کہ وہ اِس کا معاوضہ ادا کرے گا۔ یہ ہے محبت۔اِس طرح کی محبت کی مثال ایک یہ ہے جو خدا نے ہمارے ساتھ کی۔ وہ ہمارا انصاف کرتا ہے کیونکہ ہم قصوروار ہیں۔ لیکن وہ اِس محبت میں اپنے بیٹے یسوع مسیح میں ظاہر ہوا اور ہمارا فدیہ دیا۔ اِس طرح وہ دونوں ہی انصاف پسند ہیں۔ (اِس میں وہ مجرموں کو سزا یافتہ نہیں ہونے دیتا

ہے) اور یہ جواز پیش کرتا ہے۔ (رومیوں 3:26) اِس نے قیمت دے کر اپنے بیٹے میں آزاد کِیا۔ استعمال شُدہ مثال تین وجوھات کی بنا پر عین مطابق نہیں ہے۔ پہلے تو ہماری حالت زاراور بھی خراب ہے۔ ہم جو سزا بھگت رہے ہیں۔ وہ یہ صرف ایک جرمانہ ہے۔ بلکہ موت۔نہ صرف جسمانی موت بلکہ زندگی کے مصنف خدا سے ہمیشہ الگ ہونا روحانی موت ہے۔ دوم رشتہ قریب تر کا ہے نہ کہ صرف دو دوست کا، یہ ہمارا آسمانی باپ ہے جو ہمیں کسی بھی زمینی والدین سے زیادہ پیار کرتاہے۔ تیسرا قیمت زیادہ اہم تھی اِس کی قیمت خدا کی قیمت نہیں بلکہ اِس کا اکلوتا بیٹا تھا۔ جس نے گناہ کی سزا ادا کی ۔ یہ کوئی معصوم تیسری پارٹی نہیں ہے بلکہ خود خدا ہے جو ہمیں بچاتا ہے۔

چوتھی امیج گھر کی ہے۔

یہ کہ خدا خود مسیح میں ہو کر دنیا سے صلح کر رہا ہے اور لوگوں کو اپنے خلاف حساب میں نہیں لا رہا ہے۔ (2۔ کرنتھیوں 5:19)

مصرف بیٹے کے ساتھ جو ہوا وہ ہم میں سے ہر ایک کو ہو سکتا ہے۔ خدا نے ہم سے اپنے ساتھ صلح کر لی ہے اور اگر ہمیں اِس کا پیار اور فضل کا تحفہ مل جاتا ہے۔ توہمارے گناہوں کو ہم سے دور کر دیتےہیں۔ اِس نے آپ کی جگہ لی ہے تاکہ وہ آزادانہ طور پر آپ کو معاف کرسکے۔ کیا آپ اِس کی مفت معافی کو قبول کریں گے؟۔

سن 1829 میں جارج ولسن نامی فلاڈیلفیا کے شخص نے امریکی میل سروس کو لوٹ لیا۔ اِس عمل میں ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ ولسن کو گرفتار کیا گیا۔ مقدمے کی سماعت میں لایا گیا۔قصوروار پایا گیا اور پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ کچھ دوستوں نے اِس کی طرف سے مداخلت کی اور آخر کار وہ صدر اینڈریو میکسن سے معافی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ لیکن جب انہیں اِس کی اطلاع ملی توجارج ولسن نے معافی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ شیرف سزا دینے پر راضی نہیں تھا کیونکہ ایک معافی پانے والے شخص کو کیسے پھانسی دی جا سکتی ہے؟

صدر جیکسن کو اپیل بھیجی گئی۔ حیرت زدہ صدر نے اِس کیس کا فیصلہ کرنے کے لئے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی سپریم کورٹ کا رح کیا۔ چیف جسٹس مارشل نے فیصلہ سنایا کہ معافی کاغذ ک ایک ٹکرا ہے جس کی اہمیت اِس پر منصر ہوتی ہے کہ اِس کی قبولیت فرد کے ذریعہ قبول ہو جائے۔ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ سزائے موت کے تحت بندہ معافی قبول کرنے سے انکار کر دے گا۔ لیکن اگر اسے مسترد کردیا گیا تومعافی نہیں ہے۔ جارج ولسن کو پھانسی دینا لازمی ہے۔ لہزا جارج ولسن کو پھانسی دے دی گئی۔

حالانکہ اِس کا معافی نامہ شیرف ڈیسک پر پڑا تھا۔ چیف جسٹس یعنی کائنات کے خدا کے ذریعہ آپ کو جو معافی ملتی ہے اِس کے ساتھ آپ کیا کریں گے؟۔

پیارے قارین

آپ اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اب یہ وقت نہیں کہ آپ اِس خدا سے دُعا کریں جو آپ سے پیار کرتا ہے اور جس نے آپ کے گناہ معاف کرنے کا راستہ بنایا ہے۔ ہوسکتا ہے آپ یہ دُعا خلوص نیت سے کرنا چاہیں۔

دُعا

آسمانی باپ! مجھے اپنی زندگی میں اِن غلط کاموں پر افسوس ہے۔ (کچھ لمحہ کے لئے اِس معافی کے لئے اپنے دل میں سوچے) براہ کرم مجھے معاف کریں۔ مَیں اب ہر وہ چیز سے رجوع کرتا ہوں جسے میں جانتا ہوں کہ غلط ہے۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے اپنے بیٹے یسوع کو میرے لئے صلیب پر مرنے کے لئے بھیجا تاکہ مجھے معاف کِیا جاسکے اور آزاد ہو سکوں۔ اب مَیں اپنے خداوند کی حیثیت سے اِس کی پیروی کروں گا۔ آپ کا شکریہ کہ اب آپ نے مجھے یہ بخشش اور اپنے روح کا تحفہ پیش کیا ہے۔ مجھے اب یہ تحفہ ملا ہے۔ براہ کرم میری زندگی میں آئیں۔ مَیں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ یہ سب کچھ ہمارے خداوند ہسوع مسیح کے نام اور اختیار میں مانگتا ہوں۔ آمین۔

کیتھ تھامس